احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 25 فروری 2004ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 25 فروری 2004ء 4 محرم 1425 ہجری - 25 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 43

سیرت حسینؓ کا خلاصہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ عالم و فاضل، بہت روزہ رکھنے والے بہت نمازیں پڑھنے والے، حج کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کثرت سے بجالانے والے تھے۔ انہوں نے 25 حج پیدل جا کر کئے۔

(اسد الغابہ جلد 2 ص 20 ابن اثیر جزری)

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان حضرت مسیح موعود کے قلم سے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 545)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

17 اپریل تا 6 مئی 2004ء کو نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 39 ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ تمام اضلاع کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع سے اس کلاس کے لئے کم از کم دو ایسے مستعد نمائندگان ضرور بجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنی اپنی جماعت میں احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے اور مزید اساتذہ تیار کرنے کا کام کریں گے۔ کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء امیر صاحب ضلع یا صدر صاحب جماعت کا تصدیقی خط اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت ناممکن ہوگی۔

(نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی)

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ 2002-2003

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

امسال علاقہ لاہور پاکستان بھر کے تمام علاقوں میں اول رہا۔

دوم: گوجرانوالہ سوم: حیدرآباد
چہارم: آزاد کشمیر پنجم: کراچی
ششم: سرگودھا ہفتم: سکھر

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ماہر پلاسٹک سرجری کی آمد

مورخہ 29 فروری 2004ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجری کے ماہر فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل آؤٹ ڈور / ای این ٹی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

آگے بڑھتے رہو

آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو
دیکھو رکنے نہ پائیں قدم دوستو

نا خدا گر خدا کو بناتے رہے
ساحلوں پہ سفینہ بھی آ جائیگا
اس کے حکموں پہ سر جو جھکاتے رہے
زندگی کا قرینہ بھی آ جائیگا
ساتھ وہ ہے تو پھر کیسا غم دوستو
آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو

جو خلافت کے دامن کو تھامے رہے
رحمتوں کی قبائیں بھی پا جائیں گے
اس کی رسی کو مضبوط پکڑیں گے جو
نصرتوں کی ردائیں بھی پا جائیں گے
دیکھ لیں گے یہ اہل ستم دوستو
آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو

کوئی سالار جب چھوڑ کے چل دیا
مضطرب کس قدر کارواں ہو گیا
جذبہ ہائے جنوں پر سلامت رہے
پل کو ٹھٹکا پھر آگے رواں ہو گیا
ہے اسی کا یہ فضل و کرم دوستو
آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو

ماں کی آغوش میں جیسے بچہ رہے
یوں خدا نے ہمیں گود میں لے لیا
اس نے بے سائباں ہم کو چھوڑا نہیں
گر لیا ایک تو دوسرا دے دیا
اس نے رکھا ہمارا بھرم دوستو
آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو

اک خدا کا چنیدہ کڑے وقت میں
دلفگاروں کو پھر تھامنے آ گیا
روپ جس کا نگاہوں سے اوجھل رہا
اک نئے روپ میں سامنے آ گیا
اب ہے سب میں وہی محترم دوستو
آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو

لے کے نام خدا، لے کے نام نبی
اپنے جذبوں کو مہمیز کرتے چلو
راستے میں وفا کے جلاؤ دیئے
اور قدم تیز سے تیز کرتے چلو
ہیچ ہیں راہ کے پیچ و خم دوستو
آگے بڑھتے رہو دمبدم دوستو

صاحبزادی امۃ القدوس

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہیئے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرۂ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کرلیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کرینگے اگر کارخانوں میں کام نہ کرسکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے پل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور اسی کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہونگے۔"

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انسانیت کا مسئلہ پیداوار نہیں اس کی درست تقسیم ہے

حصول رزق کے بارہ میں عظیم الشان دینی تعلیمات

متقی کے لئے اللہ تعالیٰ راستے نکال دیتا ہے

قسط دوم

(ڈاکٹر عبدالکریم صاحب)

وسائل فراہم کرنے والی ہستی

نہایت اہم اقتصادی نقطہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وسائل کی فراہمی کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور انسانیت کی ضرورت کے مطابق مہیا کرتا رہتا ہے۔ اس سے موجودہ زمانہ کا اقتصادیات کا علم متاثر ہوتا ہے۔ مروجہ علم اقتصادیات کی بنیاد "کمیابی" پر ہے یعنی وسائل، ذرائع پیداوار، محدود ہیں جب کہ احتیاجات، Wants لامحدود ہیں۔ چنانچہ اس علم کے ماہرین کی توجہ اس بات پر مرکوز رہی کہ کس طرح اشیاء کی رسد کو بڑھایا جائے۔ کیونکہ کوشش کے باوجود بھی یہ فرق پورا نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس کے ساتھ طلب پر خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ قابو پانے کی کوشش کی جائے۔ یہاں دینی تعلیم اور موجودہ علم اقتصادیات میں بہت بڑا تضاد پیدا ہوتا ہے۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

رسد یا پیدائش کا انحصار دو چیزوں پر ہے مادی وسائل کی دستیابی اور ان کے استعمال کرنے کی تکنیکی مہارت یا علم۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے اس کی ضرورت کے مطابق ہمیشہ کے لئے مادی وسائل پیدا کر دیئے ہیں یہ علیحدہ بات ہے کہ ان کے متعلق پورا علم انسان کو حاصل نہیں ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔ "اللہ وہ ہستی ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور بادلوں سے پانی اتار کر اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے پھلوں سے رزق پیدا کیا ہے۔ اور اس نے کشتیوں کو بلا اجرت تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تا کہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور دریاؤں کو اس نے بلا اجرت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے۔ اور سورج اور چاند وہ بلا وقفہ کام کرتے ہیں اور اس نے رات اور دن کو بلا اجرت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے۔ اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا اس نے تمہیں دیا ہے اور اگر تم اللہ کے احسان گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے۔ انسان یقیناً بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی ناشکر گزار ہے۔ (ابراہیم:33-35)

انسان کا اپنے لئے مانگنا زبان حال سے تھا نہ کہ قال سے۔ اور ہم نے ضرور تم کو زمین میں طاقت بخشی تھی اور اس میں تمہارے لئے معیشت کے سامان مقرر کیے تھے مگر تم شکر بالکل نہیں کرتے۔ (الاعراف:11) ان وسائل سے استفادہ کرنے کے لئے علم حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ قرآن مجید میں بار بار آتا ہے۔ غور کرو، فکر کرو، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے سب کا سب اس نے تمہاری خدمت میں لگایا ہوا ہے۔ اس میں فکر کرنے والی قوم کے لئے بڑے نشان ہیں۔ (الجاثیہ:14) وہ اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے کھیتی، زیتون، اور کھجور کے درخت اور انگور اور ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں اس میں یقیناً ایک نشان ہے۔ اور اس نے رات اور دن کو سورج اور چاند کو تمہارے لئے خدمت پر لگا رکھا ہے اور تمام ستارے اس کے حکم سے خدمت پر متعین ہیں۔ جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اس میں یقیناً کئی نشان ہیں۔

(النحل:13،12)

اللہ تعالیٰ نے پیداوار (خصوصاً زرعی میدان میں) کی وسعت کی گنجائش کی بھی نشان دہی کی ہوئی ہے جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے۔ ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ وسعت دینے والا بہت جاننے والا ہے۔ (البقرہ:262) فاضل اناج کے ذخیرہ کرنے کا ایک سستا نسخہ بھی بتا دیا ہے جس سے کم از کم سات سال تک وہ محفوظ رہے گا اس نے کہا تم سات سال مسلسل جد و جہد سے کاشت کرو گے پس جو تم کاٹو اس کو سوائے تھوڑے سے حصہ کے جو تم کھالو اس کی بالیوں میں رہنے دینا۔ (یوسف:48)

اصل حقیقت یہ ہے کہ اقتصادی ماہرین کی بھیانک پیشگوئیوں کے برعکس دنیا کی آبادی بڑھی اور اس کا معیار زندگی بھی بہت بلند ہوا۔ یہ کس طرح ممکن ہوا؟ یہ اسی طرح ہوا جس طرح خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بوقت ضرورت نئی دریافتوں اور نئی ایجادات سے خدا کی رضا کے تحت پیداوار بڑھتی رہی ہے۔ اور بڑھتی رہے گی۔ جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی تقاریر اور سوال و جواب کی مجلسوں میں اس کو خوب کھول کر بیان کیا ہے۔ انہوں نے ایجادات کی بھی نشاندہی کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے القاء اور خوابوں کے ذریعہ وجود میں آئیں۔

مسئلہ پیداوار نہیں تقسیم ہے

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ انسان نے اتنی تکنیکی مہارت حاصل کر لی کہ اگر وہ اس کو بروئے کار لائے تو دنیا کی تمام موجودہ ضروریات آسانی سے پوری ہو سکتی ہیں۔ غذا کے مسئلہ ہی کو لے لیں جو سب سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں خوراک پیدا کرنے کی اتنی صلاحیت ہے کہ اگر وہ اس کو پوری طرح بروئے کار لائیں تو دنیا میں خوراک کی کمی نہ رہے۔ مگر وہ اپنے کسانوں کو یہ ترغیبات دیتے ہیں کہ وہ خوراک ایک حد سے زیادہ پیدا نہ کریں تا کہ اس کی قیمتیں برقرار رہیں اور ان میں کمی واقع نہ ہو۔ بعض دفعہ تو حکومت فاضل غلہ لے کر تلف کر دیتی ہے۔ جبکہ غریب ملک قحط کی زد میں ہوتے ہیں۔ مغرب کے دانشور اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ دنیا کی غذائی ضروریات کو احسن طریق پر پورا کرنے کی صلاحیت اس وقت موجود ہے۔ پچھلی صدی کے آخر میں اگلے ہزاریئے کے لئے کیا کرنا ہے کی بحث بہت چلی تھی۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے نیشنل جیوگرافک میگزین نے مضامین کا ایک سلسلہ چھاپا تھا اس میں ایک کا موضوع تھا۔ "اگلے ہزار سال میں کس طرح غذا مہیا کی جائے گی" اس میں یہ نتیجہ نکالا گیا تھا۔ "زراعت کی بہتری نے غذا کی رسد کو اس سطح پر رکھا ہے جہاں وہ دنیا کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کر سکتی ہے۔ مالتھس۔ (Malths) نے جس کو آبادی کی طاقت کہا تھا اختراعات کی طاقت نہ صرف اس کے برابر بلکہ اس سے زیادہ ثابت ہوئی ہے۔ عالمی غذائی پیداوار آج زمین پر رہنے والے کی غذائی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس کے باوجود کروڑوں ایسے ہیں جن کو 2000 کیلوریز جو مانا ہوا کم سے کم معیار ہے مہیا نہیں ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں آبادی کے 20 فیصد حصہ کو پوری خوراک مہیا نہیں۔ آج سے 3 سال پہلے یہ شرح اس سے دوگنا تھی۔ اس لحاظ سے ہم ترقی کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود کوئی آدمی کیوں بھوک پر مجبور ہو؟ مسئلہ پیداوار نہیں بلکہ اس کی تقسیم ہے۔ مقامی طور پر خوراک کی پیداوار کی ذمہ داری بہت کم قدرتی عوامل پر ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔اس کی بڑی وجہ "سیاست" ہے جس نے غربت اور امارت کا فرق پیدا کیا ہے"۔ (شمارہ اکتوبر 1998ء مصنف T.R.Raid) یہ خیال عین قرآنی تعلیم کے مطابق ہے جس میں زیادہ زور تقسیم دولت پر دیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے اقتصادی نظام کی روح قرآن مجید کی ایک بہت ہی مختصر آیت میں بیان فرما دی ہے۔

"تا وہ (مال) تم میں سے مالداروں کے اندر چکر نہ کھاتا پھرے"۔ (الحشر:8)

اس مقصد کے لئے تقسیم دولت کا ایک زبردست مفصل نظام دین نے پیش کیا ہے اس کا مقابلہ کوئی دنیاوی نظام نہیں کر سکتا۔ اس کے اہم ستون، 1۔رزق حلال، 2۔وراثت، 3۔زکوٰۃ، 4۔صدقات ہیں۔ مضمون کے باقی ماندہ حصہ میں صرف رزق حلال کا ذکر کیا جائے گا۔ اس بارہ میں دین نے صرف بنیادی اصول ہی نہیں بتائے بلکہ بہت تفصیل کے ساتھ لین دین کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے جو کہ قرآن مجید اور احادیث میں پھیلے پڑے ہیں۔ •

رزق حلال اور قرآنی تعلیم

خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایماندارو! تم آپس میں ناجائز طور پر اپنے مال نہ کھاؤ۔ سوائے اس کے آپس کی رضا کے ساتھ تجارت ہو۔ اور تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اللہ یقیناً بار بار رحم کرنے والا ہے"۔ (النساء 30) "تم اپنے مال آپس میں جھوٹ کے ذریعہ سے مت کھاؤ۔ اور نہ ان کو حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ تاکہ تم لوگوں کے مالوں کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

(البقرہ:189)

اور کسی نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اپنے خیانت سے حاصل کیے ہوئے کو قیامت کے دن خود ہی ظاہر کر دے گا۔ پھر ہر ایک جان کو جو کچھ اس نے کمایا ہوگا پورا پورا دے دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (آل عمران:162) اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں کی خیانت کرو اس حالت میں کہ تم جانتے بوجھتے ہو۔ اور یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ (الانفال:28-29) تم یتیم کے مال کے پاس اس کے جوانی کو پہنچنے تک نہ جاؤ اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے دو۔ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے اور جب تم کوئی بات کہو تو گو وہ شخص قریبی ہو انصاف سے کام لو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ وہ اس کی تمہیں اس لئے تاکید کرتا ہے کہ تمہیں نصیحت حاصل ہو۔ (الانعام:153) اور تم اس طریق کے سوا جو (اس کے لئے) زیادہ اچھا ہے یتیم کے مال کے پاس نہ پھٹکو۔ یہاں تک کہ وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچ

جائے اور عہد کو پورا کرو۔ ہر عہد کی نسبت جواب طلبی ہو گی۔ (بنی اسرائیل:35) اور یتیموں کو ان کے مال دے دو۔ اور پاک کے بدلہ ناپاک نہ لو۔ اور ان کے مال اپنے مالوں سے نہ کھاؤ۔ یہ یقیناً بڑا گناہ ہے۔ (النساء:3) اور ناسمجھوں کو اپنے مال جنہیں اللہ نے تمہارے لئے سہارا بنایا ہے نہ دو اور ان میں سے انہیں کھلاؤ اور انہیں پہناؤ اور مناسب باتیں کہو۔ اور یتیموں کی آزمائش اس وقت تک کہ وہ شادی کو پہنچ جائیں کرتے رہو۔ پھر تم اگر ان میں سمجھ دیکھو تو ان کے مال ان کو واپس دے دو۔ اور ان کے جوان ہونے کے ڈر سے ان کو ناجائز طور پر نہ کھا جاؤ اور جو کوئی مالدار ہے اسے چاہئے کہ وہ اس مال سے کلی طور پر اجتناب کرے۔ لیکن جو نادار ہو وہ مناسب طور پر کھائے۔ پھر جب تم ان کے مال واپس دو تو ان کے روبرو گواہ مقرر کر لو اور اللہ حساب لینے کے لحاظ سے کافی ہے۔ (النساء:6-7) جو لوگ یتیموں کے مال ظلم سے کھاتے ہیں۔ وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھرتے ہیں۔ اور وہ یقیناً شعلہ زن آگ میں داخل ہونگے۔

(النساء:11)

ناپ تول کے متعلق فرمان

ناپ تول کے بارہ میں فرمایا ہے۔ ''پیمانہ پورا دیا کرو اور نقصان پہنچانے والے مت بنو۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو۔ اور ان لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں ہرگز فساد نہ کرو''۔

(الشعراء:182-184)

اور آسمان کو اس نے اونچا کیا ہے اور توازن کا اصول مقرر کیا ہے کہ عدل کے ترازو کو کبھی نہ جھکاؤ اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور تول کو کم نہ کرو (الرحمٰن:) سودا سلف میں وزن کم کر کے دینے والوں کے لئے عذاب ہے۔ جو تول کر دیتے ہیں تو پھر وزن میں کمی کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے''۔ (المطففین:2-5) حضرت شعیب علیہ السلام کے زمانہ میں یہ بیماری عام تھی اور اس کا ذکر قرآن مجید میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔ اور ان پر عذاب آنے کی بڑی وجہ یہی تھی۔ اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) اس نے کہا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول کو کم نہ کیا کرو۔ میں یقیناً تمہیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور میں تمہاری نسبت ایک تباہ کن دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اے میری قوم! تم ماپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور فسادی بن کر زمین میں خرابی مت پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو اللہ کا باقی چھوڑا ہوا تمہارے لئے بہتر ہے اور تم پر میں کوئی محافظ نہیں۔ انہوں نے کہا۔ اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ جس چیز کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے ہیں اسے ہم چھوڑ دیں یا اس بات کو کہ اپنے مالوں کے متعلق جو چاہیں کریں۔ تو تو یقیناً بڑا ہی عقلمند سمجھدار ہے۔ اس نے کہا اے میری قوم بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی روشن دلیل پر ہوں اور اس نے اپنے حضور سے مجھے اچھا رزق دیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ جس بات سے تمہیں روکوں تمہارے خلاف اس کا قصد کروں۔ میں تو سوائے اس اصلاح کے جس کی مجھے طاقت ہے کچھ نہیں چاہتا اور میرا توفیق پانا اللہ ہی سے ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اس کی طرف میں بار بار جھکتا ہوں (ھود:85-89) جب تم ماپ کر دینے لگو تو ماپ پورا دیا کرو اور جب تم تول کر دو تو سیدھے ترازو کے ساتھ تول کر دیا کرو۔ یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے سب سے اچھی ہے۔ (بنی اسرائیل:36)

سود کی ممانعت

سود کے بارے میں آتا ہے۔ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس پر شیطان کا سخت حملہ ہو۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بالکل سود کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو جائز قرار دیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے کوئی نصیحت آئے اور وہ باز آ جائے تو جو وہ کر چکا ہے اس کا نفع اس کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو لوگ پھر کریں تو وہ آگ میں پڑنے والے ہیں اور اس میں پڑے رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا۔ اللہ ہر بڑے کافر گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم مومن ہو تو سود میں سے جو کچھ باقی ہو اسے چھوڑ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا یقین کر لو۔ اگر تم اس سے توبہ کر لو تو تمہارا راس المال تمہارے لئے وصول کرنا جائز ہے۔ نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔ (البقرہ:276-280) اے ایماندارو! تم سود جو مال کو بے انتہا بڑھاتا ہے مت کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (آل عمران: 131)

اور جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے تو وہ روپیہ اللہ کے حضور نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو اسی قسم کے لوگ خدا کے ہاں (روپیہ) بڑھا رہے ہیں۔ (الروم:40)

مزید فرمایا: ''اے ایماندارو! تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ''۔ (النساء:20)

رزق حلال اور احادیث نبویہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق حلال کی راہوں کو خوب کھول کر بیان کیا ہے۔ حلال کمائی فرض ہے فرض کے بعد (بیہقی) نہیں کھانا کھایا کسی نے کبھی کوئی کھانا جو بہتر ہو اس کھانے سے جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے اور خدا کے نبی داؤد اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔ (بخاری)

جو بندہ مال حرام کمائے اور صدقہ اس سے قبول کر لیا جائے؟ اور اس مال حرام سے وہ شخص جو کچھ خرچ کرے اس میں برکت دی جائے؟ جو شخص حرام مال مرنے کے بعد چھوڑ جائے اس کے لئے دوزخ کا توشہ ہوا۔ خدا تعالیٰ برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا بلکہ برائی کو بھلائی سے دور کرتا ہے (مسند احمد) جس بدن نے حرام مال سے پرورش حاصل کی وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (بیہقی) خدا تعالیٰ پاک ہے پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اس چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ اے رسولو! کھاؤ پاک چیزوں میں سے اور نیک کام کرو۔ اے ایمان والو کھاؤ پاک کھانوں میں سے جو ہم نے تمہیں دیئے ہیں۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر ایک شخص کا کیا جو طویل سفر کرتا ہے۔ پراگندہ بال اور غبار آلودہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھاتا اور کہتا ہے اے پروردگار حالانکہ کھانا اس کا حرام، لباس اس کا حرام اور حرام میں ہی پرورش کیا گیا ہے پھر کیونکر اس شخص کی دعا قبول کی جائے۔ (مسلم) حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کی حقیقت سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں۔ پس جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچا اس نے اپنا دین پاک کیا اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھا اور جو شخص شبہ کی چیزوں میں مبتلا ہوا وہ حرام میں مبتلا ہوا۔ اس کی کیفیت اس چرواہے کی سی ہے جو کھیت کے مینڈر کے پاس اپنے جانوروں کو چرائے اور ہر وقت اس کا خطرہ رہے کہ کوئی جانور کھیت میں گھس جائے۔ خبردار ہو کہ ہر بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے خدا کی رکھ حرام چیزیں ہیں۔ آگاہ ہو کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب تک یہ ٹھیک رہتا ہے۔ سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے۔ اور وہ دل ہے۔ (بخاری) بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے۔ جن میں کوئی برائی ہے تاکہ وہ اس طریقہ سے ان چیزوں سے بچ سکے جن میں برائی ہے (ترمذی) لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مال میں جو چیز آدمی کو ملے گی وہ اس چیز کی پرواہ نہ کرے گا یہ حلال ہے حرام ہے۔ (بخاری)

تجارت اور لین دین کی تعلیم

تجارتی لین دین کے بارے میں بہت تفصیل سے ہدایات دی گئی ہیں۔ نہایت سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا (ترمذی) اے تاجروں کے گروہ بیع میں بے فائدہ باتیں اور قسمیں پیش آتی ہیں۔ پس تم بیع کے ساتھ خیرات کو ملایا کرو (ترمذی) خرید و فروخت کے معاملات میں زیادہ قسمیں نہ کھاؤ اس لئے کہ زیادہ قسمیں کھانا قسم کے کھانے کے رواج کی ترقی دیتا ہے اور پھر برکت کھو دیتا ہے۔ (مسلم) تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا ...... ایک وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو بیچے (مسلم) خریدار اور فروخت کرنیوالے اختیار رکھتے ہیں جب تک جدا نہ ہوں اور خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت بیان کر دیں تو برکت دی جاتی ہے ان کی بیع میں اگر چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو مٹا دی جاتی ہے برکت ان کی بیع میں سے۔ (بخاری) جو شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ ہمیشہ غضب الٰہی کا شکار رہتا ہے۔ اور فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (ابن ماجہ) ناپنے اور تولنے والوں کو فرمایا تمہارے ہاتھ میں دو ایسے کام ہیں جن کے سبب تم سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں۔ (ترمذی) تم آگے جا کر غلہ لانیوالے قافلہ سے نہ ملو۔ نہ بیچے تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر اور بحث نہ کرو نہ فروخت کرے شہری دیہاتی آدمی کا مال اور نہ جمع کرو اونٹ اور بکری کے تھنوں میں دودھ کو۔ (بخاری) جو شخص غلہ روک کر مسلمانوں کے ہاتھ گراں قیمت پر فروخت کرتا ہے۔ خداتعالیٰ اسے جذام اور افلاس میں مبتلا کر دیگا۔ (ابن ماجہ) غلہ روکنے والا وہ بندہ بُرا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلہ کو سستا کر دے تو وہ رنجیدہ ہوتا ہے۔ اگر گراں کر دے تو خوش ہوتا ہے۔ (بیہقی)

بیع میں دو شرطیں کرنی بھی درست نہیں ہیں اور نہ اس چیز کا نفع لینا جو اپنے قبضہ میں نہیں آئی اور نہ وہ بیع درست ہے جو تیرے پاس نہیں ہے (ترمذی) جب تک غلہ کو اس کی جگہ سے منتقل نہ کر دیا جائے اس کو فروخت نہ کیا جائے (مشکوٰۃ) جو غلہ خرید کرے تو وہ اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس کو پورا نہ کرے (بخاری)۔

سود کے بارہ میں فرمایا لعنت ہو سود خور پر۔ سود دینے والے پر۔ سود کی کتابت کرنے والے پر۔ (نسائی) سود اگرچہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ) ایک ایسا زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ اگر کوئی شخص ہو گا بھی اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔ (ابوداؤد) حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے ''آخری چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ربو کی آیت ہے۔ اور رسول اللہؐ وفات پا گئے اور اس کی تفسیر نہیں فرمائی۔ پس چھوڑ دو تم سود کو اور اس چیز کو جس میں سود کا شائبہ ہو (ابن ماجہ)

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ دین میں رہبانیت نہیں ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے خود ورلی زندگی میں بہتری کی دعا سکھائی ہے۔ ورلی زندگی کو احسن طریق سے گزارنے کے لئے مادی وسائل کی ضرورت ناگزیر ہے۔ ان حالات میں دولت کی کیا اہمیت ہے اور حصول رزق کے لئے کہاں تک سعی ہونی چاہئے؟ سعی کے لئے اللہ تعالیٰ نے خود انسان کی فطرت میں کچھ محرکات رکھ دئے ہیں ان میں حرص اور بخل بنیادی

اہمیت کے حامل ہیں ۔قرآن مجید میں ہے اور لوگوں کے نفسوں میں بخل پیدا کر دیا گیا ہے۔(النساء:128)

قرآن مجید میں جولفظ ''شُحّ'' استعمال ہوا ہے اس میں بخل اور حرص دونوں ہی پائے جاتے ہیں اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیا اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔(الحشر:10 والتغابن 64-17)انسانی فطرت کے بارہ میں سنہری اصول یہ ہے کہ اس کے محرکات انسانی زندگی کے لئے ضروری ہیں اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ان کا صحیح اور حد کے اندر استعمال انسان کو فائدہ دیتا اور غلط اور حد سے زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔یہی بخل اور حرص کا اصول ہے جیسا کہ قرآنی آیات میں آتا ہے بعض فطرتی محرکات اپنی ذاتی اہمیت کے علاوہ دوسرے محرکات کو قابو میں رکھنے کے لئے بھی کام آتی ہیں۔جیسے حرص اور بخل اسراف کی راہ میں کھڑی ہو جاتی ہیں۔

قرآن مجید میں ہے لوگوں کو پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے۔اللہ وہ ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے۔(آل عمران:15)''اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ (الحدید: 21) تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا(آل عمران:187) اور یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے(الانفال: 29) تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک آزمائش کا ذریعہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔(التغابن:16) کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھاتا ہے بلکہ وہ حقیقت کو سمجھتے نہیں۔(المومنون: 57-56) پس تو ان کے مالوں اور اولادوں پر تعجب نہ کر۔ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اس زندگی میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں۔(التوبہ:55) مال اور اولاد اکٹھا کرنے میں بہت گہری حکمت ہے انسان اکثر اپنے سے زیادہ اولاد کی خاطر مال کیلئے تگ ودو کرتا ہے۔بعض دفعہ اس پر اس اولاد کا دباؤ ہوتا ہے کیونکہ وہ دنیا سے تفاخر میں مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے اس دن جب کہ ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے۔یہ وہ چیز ہے جو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کے مزہ کو چکھو۔(التوبہ:34-35)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک ہوا درہم و دینار اور چادر کا بندہ اس کو یہ چیزیں دی جائیں تو وہ خوش اور راضی ہے نہ دی جائیں تو ناخوش،(بخاری) میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اور دو واپس چلی آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے۔گھر کے لوگ اور مال اس کے ساتھ جاتے اور تنہا چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا اور اس کے ساتھ رہتا ہے۔(بخاری) بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے جو کچھ اس کا ہے وہ صرف تین چیزیں ہیں۔ایک تو وہ جو کھائی اور ختم کر دی۔دوسرے وہ جو پہنی اور پھاڑ دی۔ تیسرے وہ جو خدا کی راہ میں دی اور آخرت کے لئے ذخیرہ کی۔ان تین چیزوں کے سوا جو کچھ ہے اس سب کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔ (مسلم)

دین میں حصول دولت بذات خود کوئی مقصد نہیں ہے۔قرآن مجید میں ہے۔ ہر غیبت کرنے والے عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب ہے جو مال کو جمع کرتا ہے اور شمار کرتا رہتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کو باقی رکھے گا۔حطمہ میں پھینکا جائے گا۔(الھمزۃ:2-5) مال تو صرف ایک ذریعہ ہے انسانی زندگی کے مقاصد کو پورا کرنے کا۔اور اس کی ضرورت اور اس کے لئے سعی اسی حد تک ہے جہاں تک انسان کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے وسائل درکار ہوں۔وہ ضروریات انسان کے اپنے نفس کے حقوق العباد اور حقوق اللہ کی وجہ سے متعین ہوتی ہیں۔حقوق النفس میں خوراک، کپڑا اور مکان جیسی بنیادی ضروریات ہیں ان کی حدود کو دین نے متعین فرما دیا ہے۔قرآن مجید میں کھانے والی اشیاء کے حلال اور حرام کی تفصیلی بحث موجود ہے۔انسانی زندگی کے ضائع ہونے کے واضح خطرہ کی صورت میں حرام چیزوں کے استعمال کی اجازت ہے مگر اس شرط کے ساتھ جو شخص مجبور ہو جائے اور وہ نہ تو قانون کا مقابلہ کرنے والا ہو اور نہ حد سے آگے نکلنے والا ہو۔(البقرہ: 174)اور جنہوں نے کفر کیا ہے وہ کچھ دنیوی فائدہ اٹھائیں گے اور اس طرح کھائیں پئیں گے جس طرح چارپائے کھاتے پیتے ہیں اور دوزخ ان کا ٹھکانہ ہوگا۔(محمدؐ:13)

اسہال

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

(الف) جلسیمم کو عموماً سردرد اور نزلاتی بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے مگر اسہال وغیرہ میں استعمال نہیں ہوتی حالانکہ اگر جسم ٹھنڈا ہو اور سر میں بوجھ محسوس ہو منہ خشک ہونے کے باوجود پیاس نہ ہو تو وہ اسہال جو لمبا عرصہ پیچھا نہ چھوڑیں،ان میں جلسیمم بہترین کام کرتی ہے۔ اس لئے یہ اسہال کی بھی دوا ہے''۔ (صفحہ:396)

یتیم کی کفالت اور ہمارا فرض

کمیٹی کفالت یتامیٰ کے تحت بے سہارا یتیم بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیتی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔اور سال میں ایک یا دو مرتبہ مربیان سلسلہ ان بچوں کے گھروں تک پہنچتے ہیں۔ حال احوال پوچھتے ہیں، نماز، تلاوت قرآن کریم، جماعت کے ساتھ رابطہ اور اجلاسات میں شرکت وغیرہ کے بارہ میں جائزہ لیا جاتا ہے، جہاں کہیں بھی کوئی کمزوری یا کمی محسوس کی جاتی ہے۔توجہ دلائی جاتی ہے اس کام کو اللہ تعالیٰ کار خیر قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

''یہ لوگ تجھ سے یتامیٰ کے بارہ میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے''

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''پھر اس لئے بھی وہ(یتیم) محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایہ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے، ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں''(تفسیر کبیر جلد 2 ص 7)

آج دنیا میں واحد جماعت ''جماعت احمدیہ'' ہے جو باقاعدہ ایک نظام کے تحت یتامیٰ کی خبر گیری کر رہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں 450 گھرانوں کے 1500 سے زائد یتیم بچے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ کی زیر نگرانی پرورش پا رہے ہیں احباب وخواتین کی ایک کثیر تعداد اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہی ہے۔ یہ صاحب ثروت احباب کے لئے حصول ثواب کا بہترین ذریعہ ہے۔ سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ کے نام چیک، ڈرافٹ یا منی آرڈر بھجوا کر بغیر وعدہ کے بھی اس تحریک میں حصہ لیا جا سکتا ہے۔

یتیموں کی خدمت کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں کہ

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں (اکٹھے) ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حدیث کا مصداق بنائے اور کفالت یتامیٰ کے فرض کو ادا کرنے کی توفیق دے۔

صالحہ حمید صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ عبدالکریم صاحب آف کراچی 22/اگست 2002ء بروز جمعہ بوجہ ہارٹ اٹیک اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

آپ ہر قسم کی دنیاوی خواہشات سے بے نیاز تھیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت دولت سے نوازا تھا۔مگر تکبر اور غرور نام کو نہیں تھا سادہ لباس پہنتی تھیں طبیعت میں عاجزی اور سادگی تھی سادہ زندگی بسر کرتیں اور خدا کی نعمتوں کا ہر وقت شکر کرتیں۔

صدقہ۔خیرات کرتیں اور دعا پر بہت اعتقاد تھا۔ ملازمین سے بہت نرمی سے سلوک کرتیں تنخواہ کے علاوہ بھی ان کی ضروریات کا خیال کرتیں۔ پردے کی بڑی پابند تھیں۔

اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کی بڑی خواہش مند تھیں۔اپنے ایک بیٹے حمید عارف پر یہ خواہش پوری ہوئی۔اور اپنی اس خوشی کا اظہار اکثر کرتیں اللہ کا شکر ادا کرتیں۔ جب حمید عارف کو پائلٹ کی نوکری ملی تو اس وقت یہ قانون تھا کہ بیوی اور بچوں کو جہاز کی ٹکٹ ملتی۔ والدین کو نہیں۔میری والدہ اس بات سے پریشان ہو گئیں کہ یہ کیسا غلط قانون ہے والدین جو رات دن اتنی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ وہ تو ایک طرف رہ گئے اللہ تعالیٰ نے بچوں کو اس مقام پر پہنچایا ہے تو والدین کا حق ہونا چاہئے۔محترمہ والدہ صاحبہ نے وہاں کے بڑے آفیسر کو فون کیا جن کے ہاتھ میں یہ قانون تھا انہوں نے بہت پوچھا کہ بی بی یہ تو بتائیں آپ کون ہیں؟ آپ کے بیٹے کا کیا نام ہے جو پائلٹ ہے اس کے جواب میں اتنا کہا کہ میں ایک پائلٹ کی ماں ہوں سب پائلٹوں کی مائیں ایک جیسی ہوتی ہیں ان کو اجازت ہونی چاہئے آپ کا قانون غلط ہے اس کے ساتھ تھوڑی بحث ہوئی بہرحال انہوں نے یہ بات مان لی اور کہا بی بی آپ کی بات ٹھیک ہے یہ کارنامہ بتا کر بہت خوش ہوا کرتی تھیں۔

اپنے گھر کا کام اپنے ہاتھ سے بہت سلیقہ سے کرتیں بہت مہمان نواز تھیں ہر ایک سے مسکرا کر ملنا ان کی سب سے بڑی خوبی تھی وہ محبت اور پیار کا پیکر تھیں ان کے اخلاق بہت ہی اچھے تھے۔

ایک دفعہ میں کراچی ڈرگ روڈ ان کے پاس ملنے گئی تو اچانک میری والدہ بیمار ہو گئیں ان کو آغا خان ہسپتال میں داخل کر لیا گیا میں گھر میں اکیلی تھی میں حیران ہو گئی سارا دن دروازہ کھولتے کھولتے تھک گئی پورے ڈرگ روڈ کی عورتیں بیمار پرسی کے لئے آئیں جس نے بھی سنا خالہ جی بیمار ہیں خبر لینے آ گئی۔

آپ کو جماعتی کاموں سے بہت پیار تھا احمدیت پر جان دیتی تھیں جمعہ اور اجلاسات میں باقاعدہ جاتیں۔حضور کا جمعہ کا خطاب کبھی نہ چھوڑا حضور نظر آتے تو خوشی سے کھل اٹھتیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ بہت ضروری ہے

"یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں" حضرت مسیح موعود

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تائید الٰہی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی والہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں"

(سر الخلافہ صفحہ 6)

غیروں کا اعتراف

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت مسیح موعود کی تالیفات وتحریرات اس قدر عظمت اور افادیت کی حامل ہیں کہ غیر بھی ان کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ چنانچہ آپ کے ایک شدید معاند مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ کی معرکۃ الآراء کتاب "براہین احمدیہ" سے متعلق لکھا کہ:

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک ...... تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں ...... اس کا مولف بھی ...... مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے"۔ (رسالہ اشاعت السنہ جلد 7 نمبر 2)

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کے بغیر دعوت الی اللہ اور دین حق کی نشاۃ ثانیہ ناممکن امر ہے۔ اور یہ کتب خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے اور روحانی میدان میں ترقی کرنے کا ذریعہ ہیں خود حضرت مسیح موعود اپنی کتب سے متعلق فرماتے ہیں:

حق کے طالبوں کے لئے

ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔"

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 27)

"اور وہ جو خدا کے ماموراور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ"۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 463)

حق وراستی کی تعلیم

"اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (۔) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ معارف ودقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیے گئے"۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12،11)

روحانی شجاعت کا کرشمہ

"اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ لیکر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (۔) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو...... اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے، وہیں حقائق ومعارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

"اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

ارشادات حضرت خلیفہ اوّل

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض وغایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہو سکتی، اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہو سکتا ہے جو خود اس (۔) کے لانے والے کے بیان میں ہے......" (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 314)

ارشادات حضرت خلیفہ ثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں:

"پھر اس زمانہ کے لئے علوم قرآنیہ کا ماخذ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود کی ذات ہے۔ جس نے ...... کے بلند وبالا درخت کے گرد سے جھوٹی روایات کی اکاس بیل کو کاٹ کر پھینکا اور خدا سے مدد پا کر اس جنتی درخت کو سینچا اور پھر سرسبز وشاداب ہونے کا موقعہ دیا (۔) ہم نے اس کی رونق کو دوبارہ دیکھا اور اس کے پھل کھائے اور اس کے سائے کے نیچے بیٹھے۔ مبارک وہ جو قرآنی باغ کا باغبان بنا۔ مبارک وہ جس نے اسے پھر سے زندہ کیا اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کیا۔ مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اور خدا تعالیٰ کی طرف چلا گیا اس کا نام زندہ ہے اور زندہ رہے گا"۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ج)

"اور اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال وانعام ومعارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں (۔) میں پائی جاتی ہیں وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت (۔) کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہ واقفیت نہ پیدا ہو"۔

(الفضل 19 جون 1917ء)

"حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت وشوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ"۔

(الفضل 16 رجولائی 1931ء)

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں۔ اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں۔ دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا۔ کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔ تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے"۔

(ملائکۃ اللہ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560)

ارشادات حضرت خلیفہ ثالث

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں:

"اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اور جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے وہ حضرت مسیح موعود کی پیش کردہ تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں کتب حضرت مسیح موعود کا بھی مطالعہ کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اس کی طرف پوری توجہ نہیں ہے جو کہ فکر کا مقام ہے"۔ (الفضل 29 راکتوبر 1977ء)

"ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو...... احباب ہر تین ماہ میں کم از کم حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خرید کر پڑھیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں

کیونکہ آخری دور کی کتب حضور نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں جب کہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں۔ لیکن بہرحال وہ بھی بے شمار اور نہایت لطیف اور پرمعارف نکات پر مشتمل ہیں"۔

(الفضل 29 /اکتوبر 1977ء)

ارشادات حضرت خلیفہ رابع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم میں غوطہ خوری کے بعد علوم و معرفت کے بے بہا موتیوں کو نکالا اور ہمارے سامنے پیش کیا"۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 6 مارچ 1999ء)

"جب حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات پر میں غور کرتا ہوں تو اس سے ملتی جلتی حدیثیں یاد آتی ہیں اور جب حدیثوں کو غور سے پڑھوں تو صاف سمجھ آجاتی ہے کہ یہ منبع تھا حضرت مسیح موعود کی حکمت کا۔ وہ حدیثیں پڑھیں تو قرآن ان کا منبع نظر آتا ہے۔ غرض یہ کہ سلسلہ وار بندوں سے بات شروع ہو کے خدا تک جا پہنچتی ہے"۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل 6 مارچ 1999ء)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:

"جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے اتنا گہرا اثر رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود کے الفاظ اس طرح دل کی گہرائی سے نکل کر دل کی گہرائی تک ڈوبتے ہیں اور ایک ایسے صاحب تجربہ کا کلام ہے جس کی بات میں ادنیٰ بھی جھوٹ یا ریاء کی ملونی نہیں ہے یہ بات جو کہتا ہے وہ سچی کہتا ہے اس سے زیادہ دل پر اثر کرنے والی اور کیا بات ہوسکتی ہے"۔ (بحوالہ الفضل 19 /اپریل 1998ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35885 میں صاحبزادہ فضل عمر ولد صاحبزادہ سید صدیق احمد مرحوم قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکبر کلر سرائے نورنگ ضلع لکی مروت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم میں حصہ زرعی زمین 30 کنال واقع سرائے نورنگ مالیتی -/2300000 روپے۔ ترکہ والدہ محترمہ میں حصہ مکان رقبہ 4 کنال واقع سرائے نورنگ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/12832 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صاحبزادہ فضل عمر ولد صاحبزادہ سید صدیق احمد مرحوم اکبر کلر سرائے نورنگ ضلع لکی مروت گواہ شد نمبر 1 صاحبزادہ صبغت اللہ برادر موصی گواہ شد نمبر 2 صاحبزادہ سید حمایت اللہ سرائے نورنگ

مسل نمبر 35887 میں خالد محمود ولد نور احمد قوم بھٹی پیشہ معلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22800 روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد محمود ولد نور احمد اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد گواہ شد نمبر 1 محمد ناصر احمد ولد علی محمد 275 رب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد عارف ولد رشید احمد دارالیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر 35888 میں مسعود مبارک احمد ولد ملک داؤد مظفر قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ ساڑھے چار مرلے واقع امیر پارک گوجرانوالہ مالیتی -/600000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع سمبڑیال ضلع سیالکوٹ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسعود مبارک احمد ولد ملک داؤد مظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ملک داؤد مظفر والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی والد محمد حسین بھٹی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 25 فروری

طلوع فجر۔	5-17
طلوع آفتاب۔	6:39
زوال آفتاب۔	12:22
غروب آفتاب۔	6:05

نکاح

☼ مکرم محمد سلیمان احمد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب صدر محلہ ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح عزیزہ آسیہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد عالم صاحب دارالبرکات ربوہ کے ہمراہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے 19 جنوری 2004ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ دوسرے روز 20 جنوری کو بعد نماز عصر برات مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی قیادت میں دارالبرکات پہنچی۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب عمومی نے ہی دعا کروائی اور رخصتی عمل میں آئی۔ اس سے اگلے روز ناصر آباد شرقی کی گراؤنڈ میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس کے اختتام پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

بازیافتہ بیگ

☼ ایک عدد شاپنگ بیگ بشمول پارچات دفتر ہذا میں جمع کروایا گیا ہے۔ جن صاحب کا ہو دفتر سے رابطہ فرمائیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

شکریہ احباب

☼ مکرم ناصر احمد صاحب خالد ماڈل ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ ہمارے والد محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب (ریٹائرڈ پروفیسر تعلیم الاسلام کالج) صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات پر اندرون پاکستان کے علاوہ کئی بیرونی ملکوں کے احباب کرام نے ہمارے اس صدمہ پر دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ اور خطوط، ٹیلی فون فیکس اور ای میل کے ذریعہ ہم پسماندگان کے غم کے بوجھ کو ہلکا کیا۔ اس موقع پر اپنے اپنے رنگ میں تعلق کا اظہار کرنے والے سب بزرگوں دوستوں، عزیزوں کا خاکسار اپنے تمام عزیز و اقارب کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جنت الفردوس میں بلند درجہ سے نوازے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل دے۔

درخواست دعا

☼ مکرم عبدالمنان صاحب (آئس کریم والے) لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالرشید ظفر صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ آجکل شدید بیمار ہیں۔ اور فاطمہ جناح میموریل ہسپتال لاہور کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ اسی طرح میرے بھائی مکرم امین احمد صاحب آئس سیلر گولبازار ربوہ کو گرنے سے کولہے پر سخت چوٹ آئی ہے اور فریکچر ہوگیا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

☼ مکرمہ آسیہ صاحبہ بنت مکرم حاجی برکت اللہ صاحب مرحوم مورخہ 10 جنوری سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

☼ مکرم شکور احمد صاحب مہار دارالیمن وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی مکرم مقبول احمد صاحب مہار کو بوجہ پیٹ کینسر کراچی سے فضل عمر ہسپتال ربوہ لایا گیا تھا جہاں سے ڈاکٹرز نے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ریفر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

☼ مکرم فیض الحق صاحب لاہور کے سر پر چوٹ لگ گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

☼ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں ان کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات مورخہ 17 فروری 2004ء بوقت 11:00 بجے نصرت جہاں اکیڈمی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن طاہر تونسوی صاحب چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد تھے۔

تلاوت ونعت کے بعد مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے مہمان خصوصی کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصوف مختلف کالجز کے ڈائریکٹر وملتان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے چیئرمین، 50 سے زائد کتب کے مصنف اور سرائیکی واردو کے شاعر ہیں۔ ریڈیو اور T.V پر بھی آپ کے مذاکرے نشر ہوتے رہتے ہیں۔

مکرم عبدالصمد قریشی صاحب نے کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نصرت جہاں اکیڈمی کا آغاز 12 ستمبر 1987ء کو ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے قیام سے لے کر اب تک اس ادارہ کو تعلیمی' ادبی اور کھیل کے میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں۔ فیصل آباد بورڈ کے زیر اہتمام میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں ہمارے کئی طلباء اہم اور قابل فخر کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں۔ نہایت مختصر عرصہ میں نہ صرف ضلعی یا بورڈ لیول بلکہ قومی لیول پر بھی کئی ایک اعزازات حاصل کر کے دوسرے تمام تعلیمی اداروں کیلئے قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔

تعلیم کے میدان میں ایک طالب علم کاشف ندیم O-Lebvel میں اسلامیات اور ریاضی میں پاکستان بھر میں اول رہے۔ ادب کے میدان میں ہماری ایک طالبہ فاطمہ خان 1997ء کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والے آل پاکستان گولڈن جوبلی تقریری مقابلہ جات میں انگلش تقریر میں پاکستان بھر میں اول آئیں۔ کھیل کے میدان میں اب تک تین مرتبہ قومی لیول پر اول پوزیشن حاصل ہو چکی ہے۔ 1998ء میں ایک طالب علم محمد معظم نے آل پاکستان بیڈمنٹن مقابلہ جات میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

2002ء اور 2003ء میں دو سال لگاتار آل پاکستان انٹر بورڈ سوئمنگ مقابلہ جات میں چیمپئن شپ حاصل کی۔ ہمارے ایک طالب علم طاہر احمد ملک کو آل پاکستان انٹر بورڈ سوئمنگ مقابلہ جات میں بہترین کھلاڑی کا اعزاز ملا۔ اسی طرح امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے ایک طالب علم اسامہ فہیم سنگاپور جانے والی پاکستانی بیڈمنٹن ٹیم میں جونیئر لیول پر منتخب ہوئے ہیں۔ نصرت جہاں اکیڈمی کے پرنسپل کو ضلع جھنگ کے بہترین پرنسپل ہونے کا اعزاز بھی حاصل رہا ہے۔ لاہور میں منعقدہ نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے تحت نمائش میں ہمارے طالب علم ناصر عرفان کے ماڈل کو بہترین قرار دیا گیا اور اس نے اول پوزیشن حاصل کی۔

موجودہ سیشن میں فیصل آباد بورڈ کے امتحانات میں مظاہر جمال نے فرسٹ ائیر کے امتحانات میں گزٹ کے مطابق 478 نمبرز کے ساتھ بورڈ بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

مہمان خصوصی ڈاکٹر پروفیسر حفیظ الرحمٰن طاہر تونسوی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس ادارے کی کارکردگی اور نظم وضبط جیسا منظر نہ کبھی میں نے پہلے دیکھا ہے اور شاید نہ دیکھوں گا آپ نے طلباء کو محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آپ کا نصب العین حصول تعلیم ہونا چاہئے۔ خطاب کے بعد مہمان خصوصی نے نمایاں اعزاز اور کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ مہمان خصوصی کی درخواست پر بعض انعامات محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف نے بھی تقسیم کئے۔ جس کے بعد محترم خالد گورایہ صاحب پرنسپل نے مہمان خصوصی اور جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر جملہ مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

گلشن احمد نرسری سے فائدہ اٹھائیں

سبزیوں کے بیج مثلاً بھنڈی، کدو، کریلا، ٹینڈا اور توری دستیاب ہیں۔ آم کی مختلف اقسام یعنی لنگڑا، انور رٹول، چونسہ، نیلم، سندھڑی کے پودے اور سندھی بیری، چیکو، بادام، آلو بخارا، انار، آلوچہ، خوبانی، ناشپاتی، انگور، اسٹرابری، کینوں، گریپ فروٹ اور ریڈ بلڈ وغیرہ دستیاب ہیں۔ خوشی کے موقع پر تازہ پھولوں سے سٹیج، کمرہ وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ نیز ہار، زیور سیٹ، بوکے، گلدستے وغیرہ تیار کروانے کے لئے تشریف لائیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے دو ایمرجنسی نمبر

احباب سے گزارش ہے کہ فضل عمر ہسپتال رابطہ اور معلومات کیلئے فون نمبر 213970 اور 211373 سے استفادہ کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ شعبہ گائنی سے رابطہ کیلئے 213909 EXT 802 ملائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹیکنیکل میگزین IAAAE

خدا کے فضل سے IAAAE کا ٹیکنیکل میگزین چھپ گیا ہے لوکل چیپٹرز کے صدر صاحبان اپنی کاپیاں ایسوسی ایشن کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اگلے میگزین کے لئے تمام احمدی آرکیٹکٹس اور انجینئرز نیز دیگر اہل علم احباب وخواتین سے مضامین، ریسرچ پیپرز اور ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کی تصاویر وغیرہ جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کی پرزور تحریک کی جاتی ہے۔ جتنے جلدی مضامین آئیں گے اتنی جلدی اگلا میگزین چھپ سکے گا۔

(صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی IAAAE عقب گول بازار ربوہ)

بجلی بند رہے گی

مورخہ 26 فروری 2004ء کو صبح 9 سے دوپہر ایک بجے تک اولڈ چناب نگر فیڈر 132KV گرڈ سٹیشن چنیوٹ کی ضروری مرمت کی وجہ سے بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

ضرورت انگلش ٹیچر

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن میں انگلش ٹیچر کی آسامی ہے۔ ملازمت کی خواہاں خواتین جن کی تعلیمی قابلیت M.A انگریزی یا A`Level ہو اور میٹرک O,Level کلاسز کو انگریزی پڑھانے کی اہلیت رکھتی ہوں اپنی دستاویزات کے ہمراہ فوری رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

کوٹھی برائے فروخت
10 مرلہ نو تعمیر شدہ سنگل سٹوری کوٹھی جس میں کشادہ کار پورچ (دو گاڑیوں کے لئے) دو بیڈروم اٹیچ باتھ۔ ڈرائنگ۔ ڈائننگ۔ ٹی وی لاؤنج اور نماز کا کمرہ پانی بجلی سوئی گیس فون وغیرہ کی سہولت بھی موجود ہے
ڈاکٹر انور احمد 34MII مرغزار کالونی
نزد اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور فون: 7441034

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

سی پی ایل نمبر 29

آپ کی خدمت ایک نئے انداز میں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک نئے انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن وپاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹنسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156